OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴿Journal of Islamic Studies﴾
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0097, PP: 113-128

مستشرقین اور سیرتِ طیّبہ: ایک تاریخی جائزہ

Orientalists and Seerat-e-Tayyiba: A Historical Review

Published: 25-09-2021
Accepted: 26-08-2021
Received: 25-07-2021

Dr. Qazi Abdul Manan
Assistant Professor Islamiyat, Abasyn University Peshawar
Email: qaziabdulmanan@yahoo.com

Dr. Muhammad Riaz khan Al-Azhari
Associate Professor Department of Islamic Theology Islamia college Peshawar
Email: drriaz@icp.edu.pk

Shah Faisal
Ph.D Scholar, Seerat Studies, University of Peshawar
Email: sfspk@yahoo.com

Abstract

We are enlightened through each and every aspect of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (PBUH). It is evident that whenever he uplifted his voice for the sake of justice. He faced many obstacles but with the blessings of Allah Almighty He became successful in every step with the expansion of knowledge, the orientalists wrote against him which inspired those who were ignorant and less educated. It was propaganda against Islam and the Holy Prophet Muhammad (PBUH) but they failed in their movement. The study is also an attempt to search for the answer to the question. Whether the Orientalists' objection to the biography was based on a realistic review or was it merely a misrepresentation? Both qualitative and quantitative methods are used to investigate and research the facts behind the specific thinking of Orientalism. And also to answer the question How the Orientalists misrepresented by relying on secondary sources. Although, non-believers and biographers presented proves which turned their hatred into fondness and they admired him through their literature. They acknowledged his rightness, legitimacy, and miracles. Most of the non-believers embraced Islam. Even science has given authentication about Allah Almighty, His Prophet Muhammad (PBUH), and his religion Islam through facts and figures.

Keyword: *Character, Prophet, Orientalists, Propaganda, Literature, Legitimacy*

تمہید:

خالقِ کائنات کی اس دنیا میں مذاہبِ عالم کا جو سلسلہ سیّدنا آدم علیہ السلام کی نبوّت سے شروع ہوا تھا اس کی آخری کڑی رسول اللہ ﷺ کی رسالتِ ابدیّہ اور دینِ اسلام کی صداقتِ حقیقیّہ پر آکر مزید تغیّر و تبدّل کے مراحل سے رُک کر تا قیامت کے لئے معیارِ فوز وفلاح ٹھہرتی ہے دینِ اسلام کی مرکزی و محوری کتاب یعنی قرآنِ مجید کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ خود لے کر اس کو تا قیامت تمام مذاہب و انسانیت کے لئے ایک واضح مشعلِ راہ قرار دے چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے من جملہ معجزات میں سے ایک زندہ معجزہ آپ پر نازل شدہ "قرآنِ مجید" اور اس میں درج شدہ آپ کا "اسوۂ حسنہ" ہے اور یہ دونوں ہی درحقیقت اسلامی تعلیمات کے لئے بڑے اساس کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ان دونوں کی یہ مسلّمہ حیثیت غیرِ مذہب والوں کو تو یقیناً برداشت نہ ہو سکی لیکن ایک خاص جماعت یعنی مستشرقین جنہوں نے ان تعلیماتِ مبارکہ کے ایک معتدّبہ حصے کو حاصل بھی کر لیا تھا نے بھی اس خصوصی ہدفِ تنقید بنایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدۂ حفاظت یقیناً غالب آکر ہی رہا اور ان کی تما تر کٹ حجتی اور اعتراضات کو ہر زمانے میں ایسے اہلِ علم رجالِ کار نے لاجواب کرکے ان پر ہی لوٹا یا کہ جو دینِ اسلام کی حقیقی ترجمانی کا واضح ثبوت بن کر رہ گیا۔

سابقہ کام کا جائزہ:

استشراق و مستشرقین" پر بہت سے محقق علماء نے سلفاً و خلفاً مستقل طور پر اور ضمنی طور پر کام کر رکھا ہے اس تحقیقی آرٹیکل میں استشراق و مستشرقین کے تاریخی جائزے کے ساتھ ساتھ ان کے نظریات و افکار کو بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے اور ایسے بہت سے پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو اس موضوع کو باقی تحریروں سے منفرد بنا کر اس کی افادیت و موزونیّت کو اجاگر کرکے قارئین کے لئے بہترین بنادیتی ہے۔

استشراق کا تعارف:

لفظِ استشراق کا مادہ "شرق" ہے مستشرق لفظ کی وضع زیادہ قدیم نہیں ہے بلکہ اس کا اسمِ مصدر استشراق بھی نیا ہے ،کیوں کہ قدیم عربی لغات میں اس مادہ کا بابِ استفعال سرے سے مفقود ہے۔البتّہ جدید عربی لغات میں یہ لفظ موجود ہے۔مثلاً عربی لغت " المنجد" میں اس کی تعریف یوں ہے :"المستشرق:العالم بالغات والآداب والعلوم الشرقیۃ[1]"مستشرق مشرقی زبانوں،ادبیات اور علوم جاننے والا ہوتا ہے"۔

لفظِ مستشرق کا انگریزی ترجمہ :"Orientalist" کیا گیا ہے جس کی تعریف آکسفورڈ لغت[2] میں یہ ہے:

"*One versed in oriental language and literature*"

استشراق کی اصطلاحی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ مغربی دنیا بالخصوص جامعات میں مشرقی تاریخ ،سیاست،ادب،ثقافت ،معاشرت اور مذہب کے مطالعے کی کوشش کا نام ہے۔دراصل استشراق ایک مغربی لہر ہے جس میں مشرقیوں بالخصوص مسلمانوں کی تہذیب وتمدّن ،ثقافت ،ادیان،علوم ،ادب اور زبانوں کا علم شامل ہے اس فکر نے عالمِ اسلام کے متعلق تصوّرات کو اُجاگر کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے[3]۔علومِ شرقیّہ کے فروغ میں مستشرقین کے کردار کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔مشرقی علوم بالخصوص علومِ اسلامیّہ کے بعض نادر مخطوطے کھنگال کر دنیا کے سامنے لانا ان کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔اساسی منابع پر انحصار اور ان سے استفادہ کی روایت کو مستحکم کرنے میں بھی ان کی مساعی قابلِ قدر ہیں۔تاہم اس کے نظریاتی اور سیاسی

پہلو سے بھی انکار ممکن نہیں۔ مستشرقین کی ایک بڑی تعداد نے علومِ اسلامیہ کا عمیق مطالعہ کیا لیکن وہ مذہبی یا سیاسی تعصب سے بالاتر نہ رہ سکے۔

تحریکِ استشراق کی ابتدا:

سب سے پہلا شخص جس نے اسلام اور نبی ﷺ کے خلاف آواز اٹھائی، وہ شخص تاریخ میں جان[4] آف دمشق "81ھ/700ء-132ھ/779ء" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جان آف دمشق نے ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے خلاف تحریک چلائی۔

اسلامی نکات پر اعتراضات کا اسباب:

تحریکِ استشراق نے درجہ ذیل اسلامی نکات پر اعتراضات کو بنیاد بنایا ہے:

سیرت النبی ﷺ پر اعتراض:

مطالعاتِ اسلام میں مستشرقین کی نظرِ انتخاب سب سے پہلے سیرتِ طیّبہ پر پڑی۔ انہیں ایسے کرنے میں کئ مصلحتیں تھیں۔ اسلام کا بنیادی ماخذ قرآنِ مجید اور سنتِ نبوی پر مشتمل سیرت ہے لیکن اوّل تو عربی سے ناواقفیت آڑے آئی۔ دوسرے قرآنِ مجید سے متعلق بحث ہوتی بھی تو سراسر علمی، جس سے عام مغربی قارئین کو کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ چنانچہ طے یہی پایا کہ سیرتِ طیبہ میں جا بجا عامیانہ افسانوں کی آمیزش کے بجائے اور اسے اس درجہ سنسنی خیز بنا دیا جائے کہ اس سے عوام الناس کو بھی دلچسپی پیدا ہو جائے۔ اور ان کی اسلام دشمنی راسخ ہو جائے [5]۔

سیرت النبی ﷺ میں تبدیلی کرنے کا حربہ:

آٹھویں صدی عیسوی کے اواخر اور نویں صدی کے اوائل میں عروج اسلام پر تھیوفین "Thiophen" (141ھ/758ء تا 203ھ/818ء) نے "The Chronography of Theophanes" کے نام سے ایک تاریخ لکھی جس کو "Anastasis" نے اپنی تاریخِ چرچ کا حصّہ بنا لیا۔ کرونوگرافیا درحقیقت خرافات کا مجموعہ ہے جس میں نبی ﷺ کی تعلیم سے بحث کی گئ ہے اور مؤلف نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ محمد ﷺ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے اور ان کو "امّی" کہنا کذب ہے اس کا مقصود یہ تھا کہ اگر محمد ﷺ کو اعلیٰ تعلیم یافتہ ثابت کر لیا جائے تو منطقی طور پر یہ دعویٰ ثابت ہو جائے گا کہ انہوں نے یہودی اور عیسائی الہامی کُتب کا بغور مطالعہ کیا اور ان ہی معلومات کی مسخ شدہ صورت کا نام اسلام ہے یہ کہانی اس لئے وضع کی گئ کہ اسلام کی اصلیّت یہودی الاصل یا عیسائی الاصل کو ثابت کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں نبی ﷺ کے جنونی دورے (Epileptic fits) کی داستان بھی گھڑی گئ [6]۔

جان آف دمشق کا اعتراض:

جان آف دمشق تحریکِ استشراق کی بنیاد جن بنیادی ستونوں پر استوار کی اس میں مندرجہ ذیل اعتراض سب سے نمایاں تھے مثلاً یہ کہ اس نے اسلام کو وثنی "Pegan" مذہب قرار دیا۔ اور کعبہ کو بت سے تعبیر کیا۔ آپ ﷺ کی نبوّت کا انکار کر کے آپ ﷺ کو دیومالائی قصّوں کا پیروکار قرار دیا۔ اس نے آنحضرت ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ نے ایک پادری کی معیت میں بائبل کو مسخ کر کے اسلام نام کا ایک نیا مذہب ایجاد کیا۔ اور یہ کہ اسلام میں محمد ﷺ کی پُوجا کی جاتی ہے۔ مزید برآں جان آف

دمشق نے آپ ﷺ کی مقدّس شخصیت پر جنسی اتہامات کا طومار کھڑا کیا۔ جو بعد میں مغربی علماؤں کی تحقیق کا دلچسپ موضوع بن گیا۔ اس نے سیدہ زینب بنت جحش اور زید رضی اللہ عنہ کے واقعے کو ایک افسانہ بنا دیا، یہی افسانہ یوروپ میں کلاسیکی موضوع بن گیا۔ جو آج تک مستشرقین کے محبوب عناوین میں سے ہے۔ ساتھ ہی اس نے تعدّدِ ازدواج اور طلاق اور اس قسم کے دیگر مسائل کو اُچھالا جو اس کی کتاب "DE Haeresbus Liber" کے آخری باب کے اہم موضوعات ہیں[7]۔

تحریکِ استشراق کی مضبوطی پر بادشاہوں کا دور دورہ رہا:

نویں صدی عیسوی میں جب سپین میں عربی زبان و ادب، خاص کر شاعری مقبول ہونے لگی تو اس سے سپین کے مفکّروں میں ہلچل مچی۔ اس کے جواب میں انہوں نے اسلام اور محمد ﷺ کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے ایک تحریک کی بنیاد رکھی جس کا نام "Reconquista movement" رکھا، جو کہ اسپین میں مسلمانوں کی بالادستی کے خلاف تھی۔ اس تحریک کو بِشپ آف طلیطہ "Eulogius of Tolado" (245ھ/859ء) اور ایک دوسرے شخص "Paul Alvarus" نے دوام بخشا، انہوں نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کو عیسائیت کا دشمن قرار دیا اور مسلمانوں کو وحشی جانوروں سے تشبیہ دی[8]۔

اس صدی میں شاہ بیسل (253ھ/867ء-272ھ/886ء) کی فرمائش پر ایک بزنطینی مؤلف نسطاس (Nicetas) نے نبیٔ اکرم ﷺ کے خلاف ایک کتاب "Refutation Mohammad" لکھی جس میں نبی ﷺ کو نبیٔ کاذب قرار دیا۔ قرآنِ مجید کو کذب اور خرافاتی داستانوں کا مجموعہ قرار دے کر غیر الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں پر الزام لگایا کہ وہ اصل خدا کی پرستش سے دور ہیں اسلام چوں کہ عیسیٰ ابن مریم کے عقیدہ کا حامی اور عیسیٰ ابن اللہ کی سختی سے تردید کرتا ہے اس لئے مؤلف کی نظر میں مذہب اور پیامبرِ اسلام سب کاذب ہیں[9]۔

دسویں اور گیارہویں صدی عیسوی میں ان ہی افسانوں کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

مستشرقین کی مکّاری و چال بازی اپنے عوام کو اسلام سے متنفّر کرنا:

مستشرقین کا اسلام کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ یہودی و عیسائی عوام کو جوش دلانے میں بڑا معاون ثابت ہوا۔ ان کے اشتعال انگیز مضامین پر یہودی و عیسائی میدان میں آگئے اور جنگوں کا ایک سلسلہ چھڑ گیا جن کو تاریخ صلیبی جنگوں[10] سے یاد کرتی ہے۔ صلیبی جنگوں کے طویل محاربات میں دنیائے مغرب کی ناکامی سے نہ صرف یہ کہ یورپ کی مشترکہ عسکری قوت پاش پاش ہوئی بلکہ یہی شکست اس بات کا زبردست محرک بن گئی کہ جنگی محاذ پر پسپا ہونے کے بعد ذہنی و فکری محاذ پر اسلام اور دنیائے اسلام کو زِک پہنچائی جائے۔

اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ:

انہوں نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کا آغاز کیا[11]۔ سیرتِ محمد ﷺ اور اسلامی تاریخ کی تنسیخ کی نئی تحریکیں چل پڑیں۔ "Peter the Venerable" (536ھ-1141ء) نے بڑی کاوش سے قرآن اور اسلامی دینیات کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کی کیوں کہ اس کی رائے میں عیسائی اس وقت تک اسلام کے خلاف اپنی مذہبی جد و جہد جاری نہیں رکھ سکتے جب تک ان کے پاس کافی مواد نہ ہو۔ اس لئے اس نے "Robert Kettan" سے فرانس میں لاطینی زبان میں قرآنِ مجید کا کا ترجمہ کروایا یہ بیرونی زبانوں میں قرآنِ مجید کا پہلا ترجمہ ہے اس کے علاوہ "Robert" اور

"Herman" کی مدد سے چار مزید عربی کتابوں کا ترجمہ شائع کیا، جس کا دیباچہ "Peter the venerable" نے اپنے قلم سے لکھا۔ان چاروں کتابوں کا مواد سامنے رکھ کر "Robert Kettan" نے اسلام کے خلاف ایک نئی زہر آلود کتاب " Chronica Mendso Etridi culsa Saracenorum " مرتب کی جس میں " Peter Kettan" کی تحریرات اور تالیفات نے یورپ میں اسلام اور محمد ﷺ کے خلاف باقاعدہ محاذ آرائی کا دور شروع کر دیا[12]۔

سول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو ہدفِ تنقید بنانا:

بارہویں صدی کے عیسائی لٹریچر میں محمد ﷺ کے اصل نام کو تبدیل کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔اور آپ کو" Mahoun, Mahound, Mahun, اورMahomet" کے طور پر دیا گیا اور مختلف افسانے گھڑ لئے گئے[13]۔ ان میں سے ایک افسانہ یہ کہ الیگزنڈریا " Alenxdria" کے پیٹریاک "Patriarch" کا انتخاب ہونے والا تھا۔اس انتخاب میں حصہ لینے والا پادری جب اپنی کامیابی سے مایوس ہو گیا تو اس نے چرچ کے خلاف انتقامی منسوبہ تیار کر لیا۔اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے محمد ﷺ کو تیار کیا انہیں زبردست تعلیم و تربیت دی۔اور ان کی شادی ایک مال دار عورت خدیجہ سے کرادی، پادری نے میسحیت پر کاری ضرب لگانے کے لئے محمد ﷺ کی نبوّت کا اعلان کر دیا، اور اس طرح محمد ﷺ نبی بن گئے اور مذہبِ اسلام کی دعوت دینی شروع کر دی جس سے مذہبِ میسحیت میں تفرقہ پڑ گیا جو ہنوز باقی ہے[14]۔

منصف مزاج مستشرقین:

بارہویں صدی میں دو ایسے مؤلفین بھی ملتے ہیں جنہوں نے مستشرقین کی عام ڈگر سے ہٹ کر اپنی راہ متعین کرنے کی سعی کی۔ان میں سے ایک "William of Nal" تھا جس نے اسلام اور وثنیت "Panganism" میں فرق کیا اور لکھا کہ اسلام توحید کا دعوی دار ہے اس لئے وثنی نہیں ہو سکتا۔1120ء میں اس نے یہ بھی لکھا کہ مسلمان نہ تو محمد ﷺ کو خدا مانتے ہیں اور نہ ان کی پرستش کرتے ہیں۔وہ تو محمد ﷺ کو فقط خدا کا نبی تسلیم کرتے ہیں۔

دوسرا مصنف جس نے عام مستشرقین کی متعین شدہ ڈگر سے ہٹ کر کام کیا وہ الفونسو "Alfonso" تھا۔جو اصلاً یہودی تھا مگر (551ھ/1156ء) میں مصلحتاً عیسائیت قبول کر چکا تھا۔الفونسو نے یہودیت و عیسائیت کے درمیان ایک افہامی مکالمہ لکھا جس میں اسلام کے متعلق بہتر خیالات کا اظہار کیا[15]۔ تیرہویں صدی بھی اسی سابقہ ڈگر پر چلتی رہی۔اس صدی میں ایک انگریز فلسفی راجر بیکن "Roger Bacon" نے (665ھ/1266ء) سے (667ھ/1268ء) کے درمیان پوپ کو براہِ راست مخاطب کیا کہ عیسائیوں کو کیا معاملہ درپیش ہے، اس نے اپنے کام " Opus Mains, Opus Minus and Opus Tertiam" میں عیسائیوں کی ناکامی اور اسلام کی ترقی کے بارے میں کھل کر اظہار کیا۔انہوں نے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ محمد ﷺ عیسائیت کے خلاف تھے [16]۔

(670ھ/1271ء) میں ولیم آف ترپیولی "William of Tripoli" نے نبی ﷺ کی سوانح لکھی۔اس میں مؤلف بجز اختراعی افسانوں اور خرافات کے علاوہ کچھ پیش نہ کر سکا۔اس نے قرآنِ مجید کے بارے میں ایک دلچسپ افسانہ گھڑا۔اس کے خیال میں قرآنِ مجید کی ترتیب و تالیف نبی ﷺ کے وصال کے پندرہ سال بعد ہوئی۔اس کی تدوین کا کام ایک مجلسِ مشاورت کے حوالہ کیا گیا۔ مجلس مشاورت نے قرآنِ مجید میں کوئی نئی اور مفید بات نہیں دیکھی تو خود ہی قرآنِ مجید کی تدوین کر ڈالی[17]۔

چودھویں صدی میں ایک انگریز شاعر ولیم لینگلینڈ "William Langland" نے اپنی نظم میں نبی ﷺ کی بھیانک تصویر کھینچی ہے ایک اور مشہور استشراقی شاعر دانتے "Dante" (664ھ/1265ء-721ھ/1321ء) جو ازمنۂ وُسطیٰ اور نشاۃِ ثانیہ کے درمیان میں پُل کی حیثیت رکھتا تھا نے اسلامیات کا مطالعہ کیا، احادیثِ مبارکہ کی متعدد کتابوں کو دیکھا اور پھر ایک معروف نظم "The Divine Comedy" لکھی۔ اگرچہ اس نے یہ نظم اسلام کے گہرے مطالعہ کے بعد لکھی، تاہم اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے ساتھ اس کا رویہ معاندانہ ہی رہا۔ بلکہ وہ سابقہ مستشرقین سے بھی آگے نکل گیا۔ دراصل دانتے پر صلیبی جنگوں میں عیسائیت کی ناکامی کا اثر تھا اسے بڑا دُکھ تھا کہ صلیبی جنگیں عیسائیت کی شکست کیوں بن گئی؟ اسلام فتح سے ہمکنار کیوں ہوا؟ اس غصے میں اس نے اپنی نظم سے ساری یورپ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ انتقاماً حضور ﷺ کو برا بھلا کہا[18]۔

اس صدی میں ایک اور مؤلف " Ranulf Hidgen" جو کہ ایک راہب تھا، اس نے اپنی تصنیف "Polychronicon" میں اسلام کے عروج اور اس کے بانی کے متعلق لکھا۔ وحی و نزولِ وحی کے حوالہ سے یہ افسانہ تراشہ کہ محمد ﷺ نے ایک فاختہ "Dove" کو سدھار رکھا تھا جو ان کے کندھے پر بیٹھتی۔ اور ان کے کان سے دانا چگتی تھی، جس سے ان کے خیال میں یہ آتا تھا کہ فرشتہ ان سے باتیں کرتا ہے اور وہ دوسروں کو یہ تاثّر دینے لگا کہ ان پر وحی نازل ہو رہی ہے۔

پندرھویں صدی میں ایک فرانسیسی مصنف "John Lydgate" (873ھ/1430ھ) نے ایک کتاب "Fall of Princes" لکھی جو کہ (903ھ/1497ء) میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اس نے آپ ﷺ کو " Off Mochomet the Fals Prophete" سے یاد کیا۔ اس نے الزام لگایا کہ نبی ﷺ نے جادوگری کے ذریعے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا دل موہ لیا جو کہ بہت دولت مند خاتون تھیں۔ آپ نے بہت چالاکی سے اسے یقین دلایا کہ وہ پیغبر ہیں۔ اس کے بعد آپ نے "ہر قل" اور بازنطینی سلطنت پر جنگ مسلط کر دی اور اسکندریہ سمیت مشرقی سلطنت پر قبضہ کر لیا[19]۔

پندرھویں صدی میں دولتِ عثمانیہ کے قیام کے بعد مشرق و مغرب میں جنگ کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور اس کے نتیجے میں (857ھ/1453ء) میں قسطنطنیہ مسلمانوں کے قبضے میں آگیا۔

سولہویں صدی تک عثمانی فوج یورپی ممالک کے قلب میں داخل ہو گئی۔ یورپ ترکوں کو ایشیاء کا نمائندہ اور اسلامی قوت کا مظہر سمجھنے لگا۔ اور فطرتاً ترکوں کا خوف اسلام سے کینہ و ایذاء سے نفرت میں بدل گیا۔ ان دو صدیوں میں یورپی مصنفین نے نبی ﷺ کو ترکوں کا نبی قرار دیا۔ اور ترک دشمنی میں وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرنے لگے[20]۔

تحریکِ استشراق کا اسلامی بنیادی ماخذ کی طرف رجوع:

سترہویں صدی استشراق کے لئے گذشتہ صدیوں سے زیادہ سودمند رہیں، کیوں کہ اس دور میں مستشرقین نے مصادرِ اسلامیہ سے دوچار ہوئے۔ عربی زبان پڑھنے اور پڑھانے کی تحریک چلی، کیوں کہ اس کے بغیر ان مصادر تک رسائی ممکن نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کیمبرج، آکسفورڈ، لندن اور پیرس میں عربی شعبے کھلے۔ (1059ھ/1649ء) میں قرآنِ کریم کا انگریزی اور فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا۔ اس صدی کی اب سے طاقتور تحریک روشن خیالی کی تحریک تھی۔ جس میں غیر عیسائی مذاہب و مقاصد کے ساتھ مکالمہ پر زور دیا گیا۔ اس کی وجہ سے یورپ میں بہت یہودی و عیسائی عالم پیدا ہوئے۔ جن کو اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی علوم و فنون سے یک گونہ لگاؤ تھا۔ مگر حیرت اس وقت ہوتی ہے کہ جب اتنی کوشش کے باوجود بھی ان کی اسلام

دشمنی میں کوئی فرق پیدا نہ ہوا[21]۔

اس صدی میں ولیم بیڈول "Willaim Bedwell" (969ھ/1561ء-1046ھ/1632ء) نے سیرت پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "Muhammadis Imposturae" رکھا[22]۔ جس میں اس نے الزام لگایا کہ محمد ﷺ نے قرآنِ مجید کی تالیف کسی مہذب زبان میں نہیں کی[23]۔ اس کے علاوہ ایک انگریز انشاپرداز لارڈ بیکن "Lord Bacon" (969ھ/1561ء-1036ھ/1626ء) نے بھی افسانہ طرازی کی ہے۔ اس نے پوری سنجیدگی کے ساتھ اور تاریخی واقعہ کے طور پر اپنے ایک انشائیہ "Bolders" میں طنزیہ واستہزائیہ پیرائے میں یہ روایت بیان کی ہے نبی ﷺ کو اس بات کا دعویٰ تھا کہ پہاڑ بھی ان کے مطیع ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک مجمع کی موجودگی میں اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایک پہاڑی کو حرکت کرنے کا حکم دیا لیکن جب پہاڑی میں جنبش پیدا نہ ہوئی تو یہ جملہ کہا:

If the Hill will not come Mahmet, Mahmet will go to the Hill

اگر پہاڑ محمد (ﷺ) کے پاس نہیں آئے گا تو محمد (ﷺ) خود اس کے پاس چلے جائیں گے "۔ اور یہ فقرہ آج تک انگریزی زبان میں بطورِ ضرب المثل رائج ہے[24]۔

اس صدی کے ایک اہم مصنف ہمفرے پریڈیکس "Humphrey Prideaux" (1058ھ/1648ء-1137ھ/1764ء) کی کتاب "The true nature of imposture fully displayed in the life of Mohamet" بھی قابلِ ذکر ہے۔ 1110ھ/1698ء تک اس کتاب کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اور مقبولِ عام بنے۔ یہ کتاب نبی ﷺ پر اتہامات سے بھری پڑی ہے۔ بقولِ مصنف: نبی ﷺ نے یہودیوں اور عیسائیوں سے مدد لینے کے بعد ان سے دھوکہ کیا[25]۔ ہمفرے (العیاذ باللہ) نبی ﷺ کو دھوکے باز قرار دیتا ہے۔ وہ انہیں ایسا ثابت کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کرتا ہے۔

اگر اس صدی کو بحیثیتِ مجموعی دیکھا جائے تو یہ بھی سابقہ مستشرقین کی روایات کا تسلسل نظر آتی ہے۔ تاہم اس صدی میں چند ایسے مستشرقین بھی پیدا ہوئے جنہوں نے مستشرقین کی منہج سے ہٹ کر کام کیا۔

استشراق کا بغض وعناد سے فکری ونظری جانب سفر کی ابتداء:

جس کی مثال کرئسٹ چرچ آکسفورڈ کے ڈاکٹر ہنری سٹب /(1041ھ/1631ء-1084ھ/1673ء) کی تصنیف "An account of the Rise and Progress ohf Mahometanism with the life of Mahomet" ہے۔ یہ کتاب 1671ء اور 1676ء کی درمیانی مدت میں لکھی گئی ہے۔ ہنری نے تعصّبات کے وہ تمام پردے چاک کرنے کی کوشش کی ہے جو اس کے پیش رووں نے نبی ﷺ کی شخصیت کے گرد بنا رکھے تھے۔ ہنری نے نبی ﷺ کو سیدنا داؤد علیہ السلام جیسا حکمران پیغمبر قرار دیا ہے جن کی زندگی میں کارِ سیاست بھی اتنا اہم تھا جتنا منصبِ نبوّت۔ وہ خاص طور پر نبی ﷺ کی حکیمانہ قانون دانی کی تعریف کرتا ہے۔ اور اسلام کے تلوار کے زور پر پھیلائے جانے کے الزام کی تردید کرتا ہے اس نے عیسائی دنیا میں پھیلے ہوئے فرضی قصّوں کی پُرزور الفاظ میں تردید کی ہے۔ تاہم اس کی تصنیف غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ مثلاً اس نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وطن شام بتایا ہے، نبی ﷺ، عمر رضی اللہ عنہ، اور عثمان رضی اللہ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کمان میں عیسائی فوج کے سپاہیوں کی حیثیت سے لڑتے ہوئے دکھایا ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کا چچا قرار دیا ہے م اسی طرح وہ نبی ﷺ

کے سفیر ہسپانیہ کا بھی ذکر کرتے ہیں جو محض اس کی تخیل کی پیداوار ہے[26]۔

اٹھارویں صدی میں مستشرقین نے انہیں بنیادی مصادر کو استعمال کیا، تاہم اپنے تمام تر مذہبی، مشنری، سیاسی اور استعماری عزائم کے باوجود مستشرقین کے رویے میں کچھ لچک اور نرمی پیدا ہو گئی۔ مطلب یہ کہ چند ایسے مستشرقین بھی پیدا ہوئے کہ جنہوں نے انصاف پسندی سے کام لیا اور اثبات و معروضیت (Objectivity) سے آگے بڑھ کر توصیف ومدحِ اسلام پیغمبرِ اسلام میں بخل سے کام نہیں لیا۔ ورنہ پرانے خیالات اور ان کے اپنے متقدمین کے قائم کیسے ہوئے نظریات ہم سفر رہے اور مقبولیت بھی انہی کو حاصل رہی۔ تاہم اتنا ضرور ہوا کہ متشدّدانہ و متعصّبانہ رویّے کے شانہ بشانہ معقولیت وانصاف پسندی کا رجحان بھی جاری ہو گیا[27]۔ روایتی رجحان کو سب سے پہلے ایک ولندیزی مستشرق "H.Reland" (1116ھ/1704ء) نے کتاب بعنوان "De Religione Mohammadica" لکھ کر بدلنے کی کوشش کی۔ اس نے نبی ﷺ کے متعلق رویّے میں تبدیلی کی۔ اور اپنے ہم مشربوں سے اسلام کے ساتھ منصفانہ سلوک کا مطالبہ کیا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے نبی ﷺ اور اسلام کے بارے میں رواداری کی تحریک چلائی اور واضح الفاظ میں کہا کہ اہلِ مغرب کی بجائے یہ حق خود مسلمانوں کا ہے کہ وہ اپنے مذہب و ثقافت کی تفسیر و تشریح کریں۔ مگر ان کی یہ آواز وقت کے شور میں گم ہو گئی اور اپنا کوئی خاص اثر قائم نہ کر پائی[28]۔ تاہم اس کے اثرات بعد میں چند دیگر مصنفین پر نسبتاً پڑے، جن میں سے ایک فرانسیسی "کومٹیڈا بولینولیزر "Comteda Boulainviliers" ہے۔ جس نے نبی ﷺ کی سیرت پر کتاب بعنوان " Laviede Mahomet" لکھی جو کہ (1141ھ/1768ء) میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اس نے اسلام اور نبی ﷺ کی تعریف کی اور اسلام کو عیسائیت کے مقابلے میں ایک سادہ اور معقول دین قرار دیا۔ اور نبی ﷺ کو ایک عظیم ہستی قرار دیا۔ یہ کتاب بنیادی طور پر فرانسیسی زبان میں لکھی گئی جس کا انگریزی ترجمہ "1144ھ/1731ء" میں شائع ہوا[29]۔ اس صدی میں سے سوائے چند مصنفین کے جنہوں نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے متعلق غیر جانبدارانہ رویّہ اختیار کیا، باقی سب نے اپنے بھرپور تعصب اور کم علمی کا مظاہرہ کیا۔ "Abbe De Marigy" نے فرانسیسی زبان میں عربوں کی تاریخ چار جلدوں میں لکھی جس کا انگریزی ترجمہ "1174ھ/1758ء" میں شائع ہوا۔ اس کی پہلی جلد میں نبی ﷺ کی سیرت کا بیان ہے جو کہ تعصّب پر مبنی ہے۔ اس نے نبی ﷺ کی والدہ کو خاندانِ قریش کی ایک یہودن قرار دیا، نبی ﷺ نے تجارت کو چھوڑنے سے چار سال قبل ایک نئے دین بنان کا منصوبہ بنا لیا اور بحری سفر کے ذریعے شام، ہندوستان اور دوسرے ممالک کا سفر کیا اور وہاں پر لوگوں کی عادات، عقائد اور عبادات کے طریقوں سے اپنے آپ کو خوب روشناس کیا، جہاں پر عیسائیت کسی وقت خالص حالت میں موجود تھی۔ نبی ﷺ نے عبادات پر عبور حاصل کرنے کے بعد اس کو سب سے پہلے اپنی بیوی پر آزمایا، آپ کو معلوم تھا کہ کوئی بھی دین بغیر وحی کے سچّا قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے نبی ﷺ کے تعددِ ازواج پر بھی بحث کی۔ نبی ﷺ کی شادیوں کو قرانِ مجید میں بتائی گئی شادیوں سے زیادہ قرار دیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق لکھا کہ ازواج النبی ﷺ میں صرف سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا باکرہ تھیں اور اسی وجہ سے آپ کے والد کو نبی ﷺ نے ابو بکر کو "Father of the Virgin" کا خطاب عطا کیا[30]۔

اٹھارھویں صدی میں فرانس میں ایک بڑی شخصیت نظر آتی ہے جس کا نام "والٹیئر" (Voltaire) (1694-1738ء) تھا۔ والٹیئر فکر و بصیرت کا ستارہ سمجھا جاتا تھا اسے لوگ ایک عظیم مصلح کی حیثیت سے جانتے تھے مگر والٹیئر جیسا مفکرِ اعظم بھی اسلام

کے خلاف اپنے مخفی تعصب کو پوشیدہ نہ رکھ سکا۔ اس نے نبیؑ اسلام کے بارے میں اپنا مشہور ڈرامہ " Mohamet or Fanaticism" (Mihamet oule fanatisme" پیرس میں (1155ھ/1732ء) میں پیش کیا یہ ڈرامہ اگرچہ تاریخی لحاظ سے بے بنیاد تھا تاہم یہ امر ثابت کرنے کے لئے کافی تھا کہ اس وقت مستشرقین شریعتِ اسلامیہ کی باریکیوں سے واقف نہیں ہوئے تھے[31]۔ اس ڈرامے میں اس نے نبی ﷺ پر بہت تہمتیں باندھیں[32]۔ والٹیئر کا اس ڈرامہ کو لکھنے سے جو بھی مقصد تھا لیکن ایک بات واضح تھی کہ اس نے نبی ﷺ کی تصویر مسخ کی۔اور ایک دفعہ پھر پرانے وقتوں کے تعصب کو زندہ کیا۔ جو کہ روشن خیالی کے دور میں جس کو اہلِ یورپ رواداری کا نام دیتے تھے، کے یکسر خلاف تھا۔اس کے علاوہ والٹیئر نے اپنے مضامین " L'Essaisur Les Mocursdes Nations"جو کہ " 1170ھ/1757ء "میں شائع ہوئے میں بھی نبی ﷺ پر الزامات لگائے[33]۔

تحریکِ استشراق کا ایک مشترکہ نظریہ کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلا:

الغرض اٹھارہویں صدی کے آخر تک ایک پورا دفتر اس مضمون کا تیار ہو گیا کہ معاذ اللہ اسلام لغویات سے پُر اور خوبیوں سے قطعاً عاری ایک مذہب کا نام ہے۔ سیرتِ طیّبہ سے متعلق بھی یہ تصورات اہلِ مغرب کے ذہنوں میں یہ خوب رچ بس گئے کہ نبوت کا دعویٰ باطل تھا،اور وحی کی نہ کوئی اصلیت ہے نہ جواز، یہ ذاتِ گرامی کسی اعتبار سے بھی قابلِ ذکر یا قابلِ تقلید نہیں ہے۔اسی طرح یہ عقیدہ بھی اہلِ مغرب کے شعور میں خوب راسخ ہو گیا کہ اسلام کو جو کچھ بھی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں وہ محض بزورِ شمشیر حاصل ہوئی ہیں۔ اخلاقی اور روحانی ہر اعتبار سے یہ مذہب قابلِ نفرت ہے غرض یہ کہ ظہورِ اسلام کے گیارہ سو سال بعد بھی رویّہ بدستور معاندانہ رہا۔اور یہی وجہ ہے کہ اس دور کی تصانیف قرونِ وسطیٰ کے تعصّبات کے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آتی ہیں[34]۔

انیسویں صدی کے مغرب کی زندگی صنعتی فروغ اور جمہوریت کی تحریکوں کے زیرِ اثر ہے ہر میدان میں انقلابی تبدیلیاں آئیں لیکن اسلام اور سیرتِ طیّبہ سے متعلق طرزِ فکر بنیادی طور پر وہی رہا جو قرونِ وسطیٰ میں تھا۔ مگر اتنا فرق ضرور ہوا کہ واقعات کو مسخ کرنے کے انداز میں ایک نوع کا سلیقہ آ گیا۔ جو بات پہلے براہِ راست اور دوٹوک الفاظ مین کہی جاتی تھی وہ اب مبہم انداز میں کہی جانے لگی۔ لیکن رویّہ بدستور تعصّبات اور بغض وعناد کا رہا[35]۔

اس صدی میں تھامس کارلائل "Thomas Carlyle" (1210ھ/1989ء-1299ھ/1881ء)ایک سنجیدہ شخصیت سامنے آئی جس نے متقدمین مستشرقین سے یکسر مختلف نہج پر کام کیا۔اس نے پیغمبرِ اسلام پر کئی لیکچرز دیئے۔ جو کہ " On Heroes and Hero Worships " کے نام سے مشہور ہیں ۔ان کی یہ تقاریر (1258ھ/1842ء- 1262ھ/1846ء) اور (1270ھ/1853ء) کے دوران شائع ہوئے کارلائل نے محمد ﷺ اور اسلام پر لیکچرز 8 مئی بروز جمعہ (1256ھ/1840ء) کو لندن کے کے پورٹ مین سکویئر " Portman Square "کے لیکچرز روم میں دیئے[36]۔ کارلائل نے اپنے اس لیکچر میں نبی ﷺ پر لگائے گئے الزامات کا ایک ایک کرکے جواب دیا مثلاً وہ کہتا ہے کہ : نبی ﷺ کے متعلق ہمارا یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے کہ وہ دغا باز اور کذب مجسم تھے اور ان کا مذہب محض فریب و نادانی کا مجموعہ ہے۔ کذب وافتراء کا وہ انبارِ عظیم جو ہم نے اپنے مذہب کی حمایت میں اس ہستی کے خلاف کھڑا کیا، خود ہمارے لئے شرم ناک ہے۔ محمد ﷺ کے منہ سے

نکلے ہوئے الفاظ آج بارہ سو برس سے کروڑوں انسانوں کے لئے شمعِ ہدایت کا کام دے رہے ہیں۔ ہم کسی طرح محمد ﷺ کو حریص و منصوبہ ساز اور اس کی تعلیم کو جہل و نادانی نہیں سمجھ سکتے۔ وہ اُمیّانہ پیغام جو وہ لے کر آیا تھا، بالکل سچّا تھا۔ وہ ایک آوازِ پریشان تھی، جو پردۂ غیب سے بلند ہوئی۔ اس شخص کے نہ اقوال جھوٹے تھے نہ افعال، اس میں تنگ نظری اور نمائش کا شائبہ تک نہ تھا۔ ان خیالات کے ساتھ ساتھ کارلائل نے بازایسے افکار بھی پیش کئے ہیں جو گذشتہ صدیوں میں بھی موجود تھے۔ مثلاً قرآنِ مجید کو بے ربط اور پیچیدہ قرار دینا، جنت و دوزخ کے تصور کو مادی بنانا، اسلام پر بزورِ شمشیر پھیلانے کا الزام لگانا، اور تعددِ ازواج پر معترض ہونا۔ تاہم اگر اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھا جائے کہ یہ لیکچرز آج سے ڈیڑھ سو سال قبل ایک ایسے مجمع میں دیئے گئے تھے جہاں کٹّر عیسائی جمع تھے اور جن کے نزدیک اسلام کا نام لینا بھی کفر تھا۔ تو کارلائل کی اس غیر معمولی جراءت کو داد دینی پڑتی ہے۔ کارلائل کے اس لیکچر پر یورپ میں بڑا منفی ردِّ عمل ہے[37]۔

اس صدی میں ایک مشہور امریکی مستشرق واشنگٹن ارونگ "Washington Irving"(1198ھ/1783ء-1276ھ/1859ء) گزرے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی سیرت پر دو جلدی کتاب بعنوان "Mahomet and his Succesor" لکھی۔ اس کی پہلی جلد سیرتِ نبویہ پر مشتمل ہے یہ کتاب "1247-48ھ/1849-50ء" میں شائع ہوئی۔ ارونگ نے اس کتاب میں جابجا تاریخی حقائق سے رُو گردانی کی ہے۔

ارونگ نے بچپن میں نبی ﷺ کے شام کی طرف سفر کو نہایت اہتمام کے ساتھ بیان کیا ہے اس وقت نبی ﷺ کی عمر مبارک 12 سال کے قریب تھی لیکن آپ کی دیانت آپ کی عمر سے کافی بڑھ کر تھی۔ وہاں پر آپ کی ملاقات بحیرہ راہب کے ساتھ ہوئی، اور ان سے قدیم مذاہب کے بارے میں معلومات حاصل کی، نبی ﷺ کی شادیوں کے بارے میں بیان کیا ہے کہ پہلی بیوی سیدہ خدیجہ کے آپ ﷺ پر کافی احسانات تھے، اس لئے پچاس سال کی عمر پہنچنے تک آپ نے کوئی دوسری شادی نہیں کی جب کہ عمر کے آخری تیرہ سالوں میں درجن سے زیادہ شادیاں کیں۔ آپ ﷺ نے یہودیوں سے دشمنی کی بناء پر اپنا کعبہ تک بدل دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے فیصلہ لے کر بنی قریظہ کو بھی بے دردی سے قتل کروادیا۔ مصنف قرآنِ مجید کی مکّی سورتوں کو دینی منصوبے اور مدنی سورتوں کو دنیوی امور بتاتا ہے ہجرت اور جنگیں شانِ نبوّت نہیں سمجھتا ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ یہ کام پیغمبر نے دنیوی اقتدار کی خاطر کئے۔ نبی ﷺ قرآن کو اپنا معجزہ بتا رہے ہیں مگر اس کی بیشتر تعلیمات عیسائیت سے ماخوذ ہیں۔ جہاں پر ضرورت پڑی انہوں نے بطورِ پیغمبر فوق الفطرت اور خارق العادت باتوں کا سہارا لیا، اور حیلے اور بہانوں کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کئے[38]۔

برّ صغیر میں استشراق کا مرکزی رہنما:

انیسویں صدی کی ایک مشہور تالیف "سر ولیم میور" Willaim Muir (1235ھ/1819ء-1323ھ/1905ء) کی ہے وہ ہندوستاں میں لیفٹننٹ گورنر رہے اور پادری فنڈر کی فرمائش پر نبی ﷺ کی سیرت پر ایک کتاب بعنوان "The life of Mahomet from original Sources" تحریر کی، یہ کتاب (1278ھ/1861ء) میں پہلی مرتبہ چار جلدوں میں شائع ہوئی۔ پھر بعد میں ایک جلد میں اس کی تلخیص شائع ہوئی اور "1342ھ/1966ء" میں اس کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا[39]۔ ولیم میور نے پچھلے مصنفین کے منہج سے ہٹ کر کام کیا، ان کا طریقِ کار اور طرزِ استدلال بالکل مختلف تھا وہ یہ کہ دوسرے مستشرقین تو

اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق رائے دیتے وقت مسلمانوں کی دینی کتابوں کا حوالہ دینے کے بجائے محض الزامات کی بوچھاڑ کردیتے تھے لیکن میور نے قرآنِ مجید، حدیث، کتبِ سیرت وتاریخ اور دیگر اسلامی علوم کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد قلم اٹھایا اور مسلمانوں کی مستند کتابوں کے حوالے دے کر اسلام اور نبی ﷺ کی تنقیص کی۔ یہ طریقۂ کار سخت خطرناک تھا[40]۔ مصنف نے واقعۂ غرانیق کو کافی اچھالا ہے ان کے نزدیک یہ کفار کو دی جانے والی مراعات تھیں جو بعد میں منسوخ قرار پائیں۔ انہوں نے وادیٔ نخلہ میں نبی ﷺ کی جنات سے ملاقات اور قرآن حکیم میں جنات کے ذکر کو رومانیت قرار دیا اور ساتھ ساتھ اسراء یعنی معراج کو بھی افسانہ قرار دیا۔ مصنف لکھتا ہے کہ کارِ نبوت کی ابتداء میں تو نبی ﷺ نے ایمان داری سے یہودی اور عیسائی طور طریقوں کے نظام کو اپنایا اور اسی پر اپنے مذہب کی بنیاد رکھی لیکن جب مطلب حاصل ہو گیا اور اقتدار حاصل ہو گیا تو ان سے براءت ظاہر کی، اور بعد میں انہیں بالکل مسترد کر دیا[41]۔

بیسویں صدی کے نصف تک دو نئے رجحانات پروان چڑھے، چناں چہ بعض مستشرقین نے سیرتِ نبویہ کا مطالعہ اس عہد کے معاشی اور سماجی عوامل سے متاثر ہو کر کیا اور نبی ﷺ کو محض ایک معاشی و معاشرتی مصلح کی حیثیت سے دیکھا، جب کہ بعض نے طبّی اور مرضیاتی نقطۂ نظر سے سیرت کا مطالعہ کیا، طبّی اور مرضیاتی نقطۂ نظر کو مزید تقویت مطالعۂ سیرت میں علم النفس کے اصول کے اطلاق سے ملی۔ اس کے تحت اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی سیرت کی نفسیاتی تحلیل کی کوششیں کی گئیں[42]۔

بیسویں صدی کے آغاز میں مارگولیتھ "D.S Margoliouth" (1275ھ/1858ء - 1359ھ/1940ء) نے ایک کتاب بعنوان "Mohammed and the rise of Islam" لکھی۔ یہ کتاب "1333ھ/1905ء" میں شائع ہوئی۔ اس سے زیادہ زہریلی کوئی کتاب سیرتِ نبوی ﷺ پر انگریزی میں ہیں لکھی گئی ہے۔ اس میں مارگولیتھ نے ہر واقعے کے متعلق سند بہم پہنچا کر اس کو بگاڑ کر دکھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی[43]

وہ لکھتا ہے کہ:

> "*Twenty three years had transferred him from his shop in Meccah to the throne of an Empire*" [44]

مکہ میں اپنی دکان سے لے کر مدینہ میں ایک مملکت کی تعمیر تک 23 سال کا عرصہ لگا۔

اسی صدی میں سیرت پر ایک مشہور کتاب پروفیسر طور اینڈرے "Prof. Tor Andre" کی ہے یہ کتاب بنیادی طور پر جرمن زبان میں تھی جس کا نام "Mohammed , Sein lebin and Sein Glaube" ہے اور یہ پہلی دفعہ "1351ھ/1932ء" میں شائع ہوئی۔ بعد میں "Theophil Menzel" نے اس کا انگریزی ترجمہ "Mohammed the man and his faith" کے نام سے لکھا[45] جو "1352ھ/1935ء" کو شائع ہوا۔ اس کتاب میں طور اینڈرے نے نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ اپنی دینی نفسیات کی روشنی میں کیا۔ اور یہ دعویٰ کیا کہ اسلام کے فروغ میں صرف ایک شخص یعنی اس کے بانی کے دماغ نے اصل کردار ادا کیا مصنف واقعۂ غرانیق کے متعلق لکھتا ہے کہ اسلام نے پہلے مشرکینِ مکہ کے دیوتاؤں کو تسلیم کیا کہ یہ بھی فرشتوں کی طرح ہیں جو کہ اللہ کی بارگاہ میں ان کی سفارش کرتے ہیں لیکن بعد میں اس کو مسترد کر دیا۔ بلکہ اس کو شیطانی وحی قرار دیا[46]۔

مستشرقین کے پیدا کردہ ابہامات کے اثرات ہمارے نوجوان طبقہ خاص کر مغربی علوم[47] سے روشناس طبقے پر زیادہ

پڑے اور اس کی وجہ سے ان کے دماغوں میں اسلام کے ماضی کے بارے میں بدگمانی، اس کے حال سے بیزاری، مستقبل سے مایوسی اور اسلام و پیغمبرِ اسلام اور اسلامی ماخذ کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے۔ بقولِ مولانا عبدالرؤف دانا پوریؒ کے یورپ نے جو سطحی تعلیم ایشیاء میں پھیلا دی اس کا ایک اثر ہمارے نوجوانوں پر عجیب و غریب پڑا کہ ہر بات کو عقل کے معیار پر جانچ کر قبول کرنا چاہیے اور جو بات عقل کے خلاف ہو اس کو ردّ کر دینا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے جہاد کے خلاف پروپگنڈہ کی وجہ سے آج مسلمانوں میں ایک جماعت پیدا ہو گئی ہے جو اعلاءِ کلمتہ اللہ کے لئے جہاد بالسیف کو برا سمجھتی ہے[48]۔

مستشرقین کی تحریرات کے اثرات کی وجہ سے امتِ مسلمہ میں ایک گروہ ایسا بھی پیدا ہوا جو منکرِ حدیث کے نام سے جانا جاتا ہے[49]۔ الغرض جب اہلِ غرب کو اپنے مقصد میں نمایاں کامیابی نظر نہ آئی تو خود مغرب زدہ مسلمانوں کے ذریعے انہوں نے اسلام کو تبدیل کرنے کی کوشش کر دی جس کا اثر یہ ہوا کہ گذشتہ نصف صدی کے عرصے میں عالمِ اسلام میں اصلاح و ترقی کے نام سے مسلمانوں میں جس قدر داعی اور قائد منظرِ عام پر آئے ان کے طریقِ کار میں ان مستشرقین کی تحقیق و تلقین کا عکس صاف نظر آئے گا[50]۔

خلاصۂ بحث

نبی اکرم ﷺ امتِ مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونۂ عمل (Role Model) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کے علاوہ بعض مستشرقین نے بھی آپ کی ذاتِ اقدس کی کھلے دل سے تعریف کی ہے اور نبی کریم ﷺ، قرآنِ کریم اور اسلام کے متعلق معتدل و متوازن اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا ہے اور ایسے مستشرقین کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ مگر بعض حاسد و معاند مغربی مستشرقین نے آپ ﷺ کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی، جس کا جواب مسلمان مصنفین اور سیرت نگاروں نے دے کر انہیں لاجواب کر دیا۔ یہاں تک کہ سر سیّد احمد خان جو مغربی افکار سے خاصے متاثّر تھے تاہم آپ ﷺ کے خلاف لکھنے والوں کے لئے "خطباتِ احمدیہ" تحقیق و تدقیق کے ساتھ پیش کی اور مستشرقین کی سیرت النبی ﷺ لکھی گئی کتب کا محاکمہ کیا اور یوں اہلِ مغرب کو اپنی کم علمی، جہالت اور مذہبی تعصّب کی بناء پر نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی اور ان کی دعوت و فکر میں بہت سہ کوتاہیاں نظر آتی ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 لوئیس معلوف، المنجد فی اللغۃ والأدب والعلوم، مادہ: شرق
Louis Ma'lūf, al-Munjid fī al-Lughat wa al-Adab wa al-'ulūm, Mādat: Shīn,Rā, Qāf

2 *The Oxford English dictionary, Orientalist*

3 الاستشراق، الموسوعۃ المیسرۃ فی الأدیان والمذاھب المعاصرۃ، مادہ شرق
Al-Istishrāq, Al-Mawsū'at al-Masīrat fī al-Adyān wa al-Madhāhib al-Mu'āṣirat, Mādat: Shīn, Rā, Qāf

4 جان آف دمشق کو تحریک استشراق کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔عبد الملک بن مروان کے عہدِ حکومت میں عربی دنیا میں عیسائیت کا اہم نمائندہ تھا اس کا عربی نام منصور تھا اور یوحنّا الدمشقی کے نام سے مشہور تھا جسے انگریزی میں جان آف دمشق کہا گیا۔(ڈاکٹر دوست محمد، سیرت النبوی اور مستشرقین، علمی و تنقیدی جائزہ، معارف دار المصنّفین اعظم گڑھ، ۱۹۸۶ء، ص: ۴۸)

Dr,Dowst Muḥammad, Sīrat al-Nabwī aur Mustashrqīn, 'lmī wa tanqīdī jā,zah,(M'ārif Dār al-Muṣanifīn, A'ẓam Gharh, 1986ac), p:48

5 ڈاکٹر عبد الرحیم قدوائی، سیرتِ طیّبہ پر مستشرقین کی تصانیف ،سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد،ج:۱۹،ش:۱۲،جون ۱۹۸۲ء، ص:۲۹

Dr. 'bd al-Raḥīm Qadwā,ī, Sīrat Ṭayyibat par Mustashriqīn kī tṣānīf, Seh Māhī Fikr-o-Naẓar, Islāmabād,Vol:19,Issue:12. June-1982ac, p:29

6 پروفیسر سید حبیب الحق ندوی ،اسلام اور مستشرقین ، ماہنامہ اکوڑہ خٹک،ج:۱۸،ش:۱۱،اگست ۱۹۸۳ء، ص:۳۲،دیکھیں بعنوان: محمد— *Encyclopedia of Islam*

Prof.Syed Ḥabīb al-Ḥaq Nadwī, Islām aur Mustashriqī, Māhnāmah Akwrah Khattak, Vol:18,Issue:11, August 1983ac, p:31, see: the title "Muḥammad", Encyclopedia of Islam Islām aur Mustashriqīn, p:32

7 اسلام اور مستشرقین، ص:۳۱

Islām aur Mustashriqī, p:31

8 *Minou Reeves, Muhammad in Europe, New York University press 2000,pp:* 86-87

9 اسلام اور مستشرقین، ص: ۳۲-۳۳

Islām aur Mustashriqī, p:32-33

10 وہ مذہبی جنگیں اور مہمات جن میں یورپ کی عیسائی حکومتیں متحد ہو کر یورپ اربِ ثانی کی اپیل پر اسلامی مشرقِ وسطیٰ سے مسلسل دو سو سال ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء-۶۹۱ھ/۱۲۹۲ء تک بر سرِ پیکار رہیں اور جن کا ظاہری مقصد مقاماتِ مقدسہ کو مسلمانوں سے چھینتا تھا، لیکن اس کے ساتھ سرزمینِ فلسطین اور اسلامی مشرق پر قبضہ کرکے یہاں کی دولت وثروت کو اپنے تصرف میں لانا تھا (ظہور احمد ظاہر، صلیبی جنگیں، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۲۰۰۲ء)

Zahūr Aḥmad Ẓāhir, Ṣalībī Jangen, Urduū Dā,rat Ma'rif –e- Islāmiyat, (Shu'bah Urd, Dā,rat M'ārif Islāmiyat, Punjāb University, Lāhore, 2002ac)

11 ڈاکٹر نثار احمد ، مستشرقین اور مطالعۂ سیرت ، رسالہ نقوشِ رسول نمبر، ج:۱۱،ش: ۱۳۰،ادارۂ فروغِ اردو لاہور ، جنوری ۱۹۸۵ء، ص: ۴۹۷-۴۹۸

دیکھیں / *Zafar ali Qureshi, Reasons for orientalists history towards Prophet Muhammad and Islam*، مجلہ تحقیق پنجاب یونیورسٹی، ج: ۵، ش: ۳، ۱۹۸۲ء، ص: ۱۹

Dr.Nithar Aḥmad, Mustashriqīn aur Muṭal'at Sīrat, Risālat Noqūsh-e-Rasūl Number, Vol:11, Issue:130, Idārat Farūgh-e-Urd,, Lāhore,Jan-1985ac, pp:497-498 / Zafar 'lī Quryshī, Reason for orientalists history towards Prophet Muḥammad and Islām, Research Journal Punjāb University, Vol:05, Issue:03 (1982ac),p:19

12 ڈاکٹر انور محمد خالد، اردو نثر میں سیرتِ رسول، ص؛۳۴۱،پروفیسر خلیق احمد نظامی، مستشرقین کے افکار و نظریات کے مختلف

دور، ماہنامہ اکوڑہ خٹک، ج:۲۹، ش:۱۰، جولائی ۱۹۹۴ء، ص:۲۳

Dr Anwar Muḥammad Khālid, Urd, Nathar may Sīrat Rasūl, p:341 / Prof.Khalīq Aḥmad Niẓāmī, Mustashrqīn kay Afkār wa Naẓriyat kay Mukhtalif dwr, Mānāmah Akwrat Khattak, Vol:29, Issue:10 (July 1994ac), p:23

13 *Minou Reeves,Mihammad in Europe, p:89*

14 پروفیسر سید حبیب الحق ندوی، اسلام اور مستشرقین، ص:۳۵

Prof.Syed Ḥabīb al-Ḥaq Nadwī, Islām aur Mustashrqīn, p:35

15 ایضاً: ص:۳۶

Ibid, p:36

16 *Minoe Reeves, Muhammad in Europe , pp:91-92*

17 پروفیسر سید حبیب الحق ندوی، اسلام اور مستشرقین، ص:۳۶

Prof.Syed Ḥabīb al-Ḥaq Nadwī, Islām aur Mustashrqīn, p:36

18 ایضاً، ص: ۹۳-۹۴

Ibid,pp:93-94

19 ایضاً: ص:۱۰۷-۱۰۸

Ibid, pp:107-108

20 ڈاکٹر محمد طاہر ملک، استشراق کی تاریخ، سہ ماہی العارف لاہور، ج:۱۸، ش:۱-۲، اپریل-مئی ۱۹۸۵ء، ص:۹۱

Dr.Muḥammad Ṭāhir Malik, Istishrāq kī Tārīkh, Seh Māhī al-'ārif, Lāhore,Vol:18, Issue:1-2, (April-May, 1985ac),p:91

21 مولوی یوسف رام پوری، تحریکِ استشراق، ش: ۴، اپریل ۱۹۹۸ء، ص: ۴۳-۴۴

Mowlvī Yoūsaf Rām Pūrī, Tahrīk Istishrāq, Issue:04,(April 1998ac), PP:43-44

22 ڈاکٹر نثار احمد، مستشرقین اور مطالعۂ سیرت، ص: ۵۰۴

Dr.Nithār Aḥmad, Mustashriqīn aur Muṭalah Sīrat, p:504

23 مولوی یوسف رام پوری، تحریکِ استشراق، ص: ۴۴

Mowlvi Yoūsaf Rām Pūrī, Tahrīk Istishrāq, p:44

24 ڈاکٹر عبدالرحیم قدوائی، سیرتِ طیّبہ پر مستشرقین کی تصانیف، ص: ۳۴

Dr. 'bd al-Raḥīm Qadwā,ī, Sīrat Ṭayyibat par Mustashriqīn kī tṣānīf,p:34

25 *Humphrey Prideaux, The true nature od imposture fully displayedin the life of Mahomet , fleet street,london,1717,sixth edition,pp: 122-123*

26 *Dr. Henry Stubbe, An account of the rise and progress of Mohometanism with the life of Mahmet,OrientaliaLahore,8 Meleod road,1954,pp:11-12*

27 ڈاکٹر محمد سلیم، تحریکِ استشراق، ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ج:۸۰، ش:۱۰، اکتوبر ۱۹۹۵ء، ص:۱۷

Dr.Muḥammad Salīm, Taḥrīk-e-Istishrāq, Maḥnāmat Dār al-,lūm Deoband, Vol:80, Issue:10 (October, 1995ac),p:17

28 مولوی یوسف رام پوری، تحریکِ استشراق، ص:۴۵-۴۶

Mowlvī Yoūsaf Rām Pūrī, Taḥrīk Istishrāq, pp:45-46

29 *Minoe Reeves, Muhammad in Europe ,pp:46-48*

30 *Abbe de Marigny , The History of the Arabian, castle street ,London,1785,v:1 ،pp:6,9,10,46*

31 ڈاکٹر نثار احمد، مستشرقین اور مطالعۂ سیرت، ص:۵۰۹

Dr.Nithār Aḥmad, Mustashriqīn aur Muṭalah Sīrat, p:509

32 *Minoe Reeves, Muhammad in Europe ,p:55*

33 *Minoe Reeves, Muhammad in Europe,p:159 & Prof. Ataullah Muslim Historian, Occidentosis and historical Revisionism, Hamdard Islamicus,Autumn 1996, v:xi,x , No:3,p:25*

34 ڈاکٹر عبدالرحیم قدوائی، سیرتِ طیّبہ پر مستشرقین کی تصانیف، ص:۳۶

Dr. 'bd al-Raḥīm Qadwā,ī, Sīrat Ṭayyibat par Mustashriqīn kī tṣānīf,p:36

35 ایضاً، ص:۳۶-۳۷

Ibid,pp:36-37

36 *Minou Reeves, Muhammad in Europe ,p:178*

37 ٹامس کارلائل، ہیراز اینڈ ہیروشپ، مترجم: پروفیسر محمد اعظم، سیدالانبیاء، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء، مقدمہ ص:۳-۴-۶ تا ۱۲

Toms Kar Lael, Heros and Heroshiop, Translator: Prof.Muḥammad A'ẓam, Syed al-Anbiyā,, (National Book Foundation, Islāmabad, 1995ac), Muqaddimat,pp:3,4,6 to 12

38 *Washington Irving, Mahomet and his successors,V:1, Darf publishers Ltd,London,1985,pp:343-198-197-52-48*

39 *Sir William Muir, The Life of Mohammad, Revised by T.H Weir, Edinburgh, 31 George iv Bridge, 1923 ,pp:1-2*

40 ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرتِ رسول، ص:۳۸۷

41 *Sir William Muir, The Life of Muhammad,pp:6,7,24,46,47,80,81,121,200,290,305,514*

42 ڈاکٹر نثار احمد، مستشرقین اور مطالعۂ سیرت، ص:۵۱۹-۵۲۰

Dr.Nithār Aḥmad, Mustashriqīn aur Muṭalah Sīrat, pp:519-520

43 سید سلیمان ندویؒ، خطباتِ مدراس، مجلسِ نشریاتِ اسلام اے-کے ناظم آباد ۱۹۹۴ء، کراچی، ص:۷۲

Syed Sulymān Nadwī, Khutbāt-e-Madrās, (Majlis Nashriyāt Islām A.K Naẓim Abād,1994ac, Karāhī), p:72

44 *D.S Margoliouth , Mohammad , And the Rise of Islam,London and New York, G.P . Putnam's sons, New Edition 1923ac, pp:2,3,4,45,47,60,61,69,81 to 86,169,170,212,238,472*

45 *Tor Andre, Mohammad , The Man and his faith, Translated by Theophil Menzel,*

London, George Allen and Unwin Ltd. 1956.,pp:5-6

46 *Tor Andre , Mohammad . The man and his Faith,pp:10,23,51,52,66,115,116,147,153,154*

47 مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، مسلم ممالک میں اسلامیات اور مغربیت کی کشمکش، مجلسِ نشریاتِ اسلام، کراچی ۱۹۷۶ء، ص: ۳۳۴؛ /الدکتور احمد جان رحیم اللہ، الدکتور ضیاء اللہ نور الحق، النزعات الاِستشراقیہ و مظاھرھا فی باکستان، الاِیضاح جامعۃ بشاور، العدد الخامس، السنۃ الثالثۃ، اغسطس ۱۹۹۵ء، ص: ٦٠

Mowlānā Sīd Abū al-Ḥasan 'lī Nadwī, Muslim Mamālik mai Islāmiyāt aur Maghrabiyat kī Kashmakash, (Karāchī, Majlis-e-Nashriyāt-e-Islām, 1976ac), p:334/ Dr.Aḥmad Jān Raḥīm Allāh, Dr. Ẓiyā Allāh Nūr al-Ḥaq, Al-Naza'āt al-Istishrāqiyat wa Maẓahirḥa fī Pākistān, Al-Iḍāh Peshāwar University, Al-'dad al-Khāmis, 3rd year, August-1995ac, p:60

48 مولانا حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری، اصح السیر، مقدمہ، ص: ۱۸۔۱۹۔۲۹

Mawlānā Ḥakīm Abū al-Barakāt 'bd al-Ra,ūf Dānā Pūrī, Aṣaḥ al-Siīar, Muqaddimah, p:18,19,29

49 افتخار احمد بلخی، فتنۂ انکار حدیث کا پسِ منظر، مکتبہ چراغِ راہ، سطن: نامعلوم، حصہ اول، ص: ٦٣

Iftikhār Aḥmad Balkhī, Fitna Inkār-e-Ḥadīth kā Pas-e-Manẓar, (Maktabh Chirāgh-e-Rāo),Vol:01, p:63

50 علامہ سید شمس الحق افغانی، مقالاتِ افغانی، مکتبہ شمس الحق افغانی شاہی بازار بہاولپور، سطن: نامعلوم، ج:۱، ص: ۹۳

'llāmah Syed Shams al-Ḥaq Afghānī, Maqālāt-e-Afghānī, (Maktabh Shams al-Ḥaq Afgānī Shāhī Bazar Bahwalpūr), Vol:01,p:93